© rasailojaraid.com

پروفیسر خالد شبیر احمد

احرار اور فنِ خطابت

میری ایک تقریر بعنوان ''احراری خطابت کی ایک جھلک'' ماہنامہ ''نقیبِ ختم نبوت'' کے شمارہ جنوری ۲۰۰۷ء میں شائع ہوئی۔ کہاں میں اور کہاں احرار کا فن خطابت۔ میں تو فقط اپنے اسلاف کی صدائے بازگشت ہوں۔ میری تقریر میں وہ بات کہاں جو احرار کے فن خطابت سے منسوب ہو چکی ہے۔ پاک و ہند کے نام ور خطباء جن میں مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا محمد علی جوہر، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی، مولانا شبیر احمد عثمانی سرفہرست ہیں۔ رہنمایانِ احرار کے فن خطابت کو خراجِ تحسین و آفرین دینے کے لیے قطار اندر قطار کھڑے ہیں۔ ذیل میں اسی مناسبت سے قیامِ پاکستان سے قبل روزنامہ ''آزاد'' میں شائع ہونے والا ایک مضمون پیش خدمت ہے۔ (پروفیسر خالد شبیر احمد)

-------o-------

انگلستان کے وزیر اعظم لائیڈ جارج نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ آج دنیا اُن لوگوں کے ہاتھ میں ہے جنھیں خطابت کا ملکہ حاصل ہے اور دلوں کی بازی وہی لوگ جیت سکتے ہیں جو بولنے کے ہنر سے واقف ہیں۔

ڈیماستھیز کا قول ہے: تلواروں نے جسموں کو فتح کیا لیکن الفاظ نے دماغوں کو جیتا ہے۔ اور غالباً ابوالکلام آزاد کا قول ہے کہ ایک اچھے مقرر کے الفاظ مجمع کے دل پر وہی اثر کرتے ہیں جو سرمگیں نگاہوں کے ڈوروں سے جادہ گسارانِ عشق کے دلوں پر گزرتی ہے۔

ہٹلر خطابت کو عوامی نقطہ نگاہ سے تحریر پر ترجیح دیا کرتا تھا۔ اس کو یقین تھا کہ تقریر میں تحریر سا نظم نہ ہونے کے باوجود سامعین کو اکائی میں بدل دینے کی قدرت ہوتی ہے اور اگر دیکھا جائے تو تحریر و تقریر کا یہ فرق نمایاں ہے۔ تحریر میں مصنف لکھتا ہے اور قاری پڑھتا ہے۔ لیکن تقریر میں مقرر بولتا ہے اور سامع سنتا ہے۔ جہاں اوّل الذکر کے لیے آواز اور اس کی مٹھاس کے ساتھ شکوہ کی ضرورت نہیں۔ وہاں ثانی الذکر کے لیے یہ بنیادی چیز ہے۔ خطابت کی تجزیاتی صراحت کی جائے تو ترکیبی اجزاء حسبِ ذیل ہیں:

☆ زبان ☆ اسلوب ☆ خیالات ☆ روانی ☆ ظرافت ☆ حاضر جوابی ☆ تمثیلات ☆ دلائل ☆ لب و لہجہ ☆ اشارات

اس نقطہ نگاہ سے غور کیا جائے تو یہ امر تسلیم شدہ ہے کہ اردو خطابت میں احرار ہندوستان میں بے مثال ہیں اور مقرروں کا جو گروہ یہاں جمع ہو گیا ہے کسی اور جماعت میں نہیں۔ مندرجہ ذیل اصحاب ہیں جو میرے زاویۂ نگاہ سے امروز اردو خطابت میں سرفہرست ہیں۔ ابوالکلام آزاد نے غلط نہیں فرمایا تھا کہ احرار اور خطابت ہم معنی الفاظ ہیں۔ ذیل میں احرار کے نام ور خطیبوں میں جس انداز سے خراجِ تحسین پیش کیا گیا ہے۔ اسے پڑھیے اور اندازہ لگایئے کہ احرار کا فن خطابت کس اوج پر ہے۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ...... پہاڑ کا شکوہ:

حضرت شاہ صاحب عوامی خطابت کی اقلیم کے فرمانروا ہیں۔ آپ کی زبان کا لوچ، اسلوب کی دلکشی، خیالات کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پختگی ، روانی کا بہاؤ ، ظرافت کا شستہ پن ، حاضر جوابی کی شوخی ، تمثیلات کا قرآنی رنگ ، دلائل کی سحر کاری ؛ نہ صرف اردو خطابت کے لیے بے مثال ہے ۔ بلکہ زمانے کی دوسری زبانوں میں بھی آپ کا ہم مرتبہ خطیب بحیثیت فن ملنا دشوار ہے ۔ شاہ جی کی خطابت کا بنیادی وصف یہ ہے کہ وہ مجمع کے ذہنوں کو اکائی میں بدلنے کی قدرت رکھتے ہیں اور بقول سسرو ایک خطیب کا منتہائے کمال یہ ہے کہ وہ جس حد تک چاہے سامعین کو اپنا ہم نوا بنا سکتا ہے ؛ اُسی درجہ کا وہ خطیب تسلیم ہوتا ہے ۔

شاہ جی کی خطابت کی ایک خوبی اور ہے اور وہ ہے کہ وہ آنسوؤں کے دھاگے میں قہقہوں کے پھول پروتے ہیں اور قہقہوں کے شور میں آنسوؤں کے موتی......علامہ اقبال کے قول کے مطابق ان کی خطابت کا خلاصہ یہ ہے :

گہے گریہ گہے ابرِ بہارے
گہے خندہ او چوں تیغ اصیلے

مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ......چٹانوں کا تحمل :

چھوٹے چھوٹے فقروں میں گہرائی کی بات کہہ جاتے ہیں ۔ نہ استعارہ نہ تشبیہ ، سورج کی تیز کرنوں کی مانند بات میں روشنی ہوتی ہے اور جو بول بھی بولتے ہیں ناپ تول کر بولتے ہیں ۔ خیالات آپ کے ہاں پہلا درجہ رکھتے ہیں ۔ اسلوب ثانوی اور زبان مؤخر لیکن آواز میں گھن گرج موجود ہے کہ کبھی تلوار کی شوخی کا گمان ہوتا ہے اور کبھی بجلی کی صدا معلوم ہوتی ہے ۔ تقریر میں موضوع کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اور الفاظ کی ترتیب سے معلوم ہوتا ہے کہ دماغ سے مشورہ کر کے زبان پر آرہے ہیں ۔ روانی کی نسبت تحمل زیادہ ہے اور حاضر جوابی کے باوصف ظرافت عنقا ہے ۔ شاعری سے چڑتے بلکہ بگڑتے ہیں ۔ لیکن بہ موقع ایسا شعر کہہ جاتے ہیں جیسے حیا آلود ہونٹوں پر کوئی شریر مسکراہٹ کھیلے ۔ غالب نے غالباً آپ ہی کے لیے کہا تھا :

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے جانا گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

ضیغمِ احرار شیخ حسام الدینؒ......طوفانوں کا خروش :

عسکری نوجوانوں کے محاذ جنگ کو جاتے ہوئے فضا میں جو ہیبت یا رقت پیدا ہوتی ہے ؛ وہی رنگ شیخ صاحب کی خطابت میں پایا جاتا ہے ۔ وہ تہوّر سے بولتے ہیں اور جوش کی فضا میں پر تولتے ہیں ۔ اگرچہ بخاری کی طرح بدیہہ گو نہیں لیکن پر گو ضرور ہیں ۔ اسلوب میں تنوع ہے اور مطالب میں درد ۔ شیلے نے ایک مرتبہ کہا تھا اصل چیز دلیل نہیں جذبہ ہے اور شیخ صاحب کی خطابت کا منتہاء بھی یہی ہے ۔ زمانہ جنگ میں قومی نفسیات کو ابھارنے کے لیے آپ کی زبان تلوار کی کاٹ ثابت ہوتی ہے ۔ آپ کی تقریر کا پس منظر ڈھونڈا جائے تو عموماً اسی میں یہی آرزو چھپی ہوتی ہے ۔

قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ......بہار کا نغمہ :

خطابت کے رموز شناس آپ کو بخاری کا نقش ثانی کہتے ہیں ۔ خطابت میں خلوص ہے اور بیان میں ذرا کھٹاس ملی ہوئی مٹھاس ۔ تیز گفتار بھی ہیں اور بذلہ سنج بھی ۔ حاضر جواب ایسے کہ سرکش گھوڑے کی طرح پٹھے پر ہاتھ نہیں دھرنے دیتے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور طنز میں ایسے مشاق کہ اکبرالہ آبادی کی شاعری اور آپ کی خطابت میں صرف نظم ونثر کا فرق ہے۔ایک خطیب کے لیے جس قدر بھی خصائص ضروری ہیں۔قدرت نے انھیں عطاء فرمائے ہیں۔اساتذہ کے بے شمار اشعار اُن کے لوحِ حافظہ میں محفوظ ہیں۔اسی لیے انھیں خطابت کے دامن میں طلائی جھالر کی طرح ٹانکنے میں انھیں کمال حاصل ہے۔شاعر کا یہ شعر کتنا پرانا ہے لیکن آپ کی تقریر سن کر تازہ معلوم ہوتا ہے:

دُرِّ مضموں کوئی یوں گوندھے اے شادؔ مشکل ہے
سلیقہ انتہا کا چاہیے موتی پرونے میں

شورش کاشمیریؒ......آبشار کا بہاؤ:

آپ کی خطابت کی دلکشی کا راز ادبی شوخی میں مضمر ہے۔زبان میں حلاوت ہے،اسلوب میں جدت ہے۔خیالات میں وسعت اور لب ولہجہ میں سلاست۔حاضر جواب ہیں اور اس میدان میں اڑتی چڑیا کے پر گنتے ہیں۔اعتراض کیجیے تو رنگِ تقریر نکھر آتا ہے۔بولتے ہیں تو مزاح کا پہلو با اعتبار تناسب مدھم ہوتا ہے۔لیکن چھیڑ دیجیے تو پھبتیوں کی جھاڑ باندھ دیتے ہیں۔آپ کی خطابت کا بیشتر حصہ وہبی ہوتا ہے۔الفاظ میں تناؤ ہے جھکاؤ نہیں۔آبشار کی طرح بہے جاتے ہیں۔وقفہ سکون یا پھر موڑ کا سہارا لیے بغیر بے تکان بولتے ہیں اور الفاظ اپنے نشیب وفراز کے ساتھ ایک دوسرے سے اس طرح پیوست ہوتے ہیں جیسے گلاب کی پنکھڑیاں۔جو خوبی آپ کو اپنے ساتھیوں سے ممتاز کرتی ہے وہ ادب وسیاست کا امتزاج ہے۔گویا نکہت ونور کا امتزاج۔آپ نے عموماً دیکھا ہوگا کہ شگفتہ چہروں پر کبھی کبھار غم کی بیکسی بھی ہوتی ہے۔شورش کی خطابت میں یہ رنگ اکثر دیکھا گیا ہے:

جو سنتا ہے اُسی کی داستان معلوم ہوتی ہے

(ماخوذ ''ترجمانِ احرار''، روزنامہ ''آزاد'' لاہور۔۲۶؍جنوری ۱۹۴۷ء)

(جاری ہے)

الغازی مشینری سٹور
ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک وپرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں
بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501

© rasailojaraid.com